السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ زید کے منہ کو ہندہ اپنے پستان سے پکڑوا کر فی الفور زید کے منہ کو چھوڑوا دی۔ اس عرصہ میں زید کو دودھ چوسنے کی نوبت ایک دفعہ یا دو دفعہ شاید ہی ملی ہو۔ آیا اس قدر دودھ کے چوسنے سے ہندہ زید کی دودھ ماں اور اس کی لڑکی زید کی دودھ بہن ہو سکتی ہے یا نہیں؟ جو حکم شرع کا ہے بیان فرمادیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قالوا سُبحٰنَكَ لا عِلمَ لَنا إِلّا ما عَلَّمتَنا ۖ إِنَّكَ أَنتَ العَليمُ الحَكيمُ ٣٢ ...البقرة

''اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے، پورے علم و حکمت والا تو تو ہی ہے۔''

صورت مسئول عنہا میں صحیح مذہب کے اعتبار سے ہندہ زید کی دودھ ماں شرعی طور پر نہیں ہو سکتی ہے اور نہ اس کی لڑکی زید کے حق میں دودھ بہن ہو سکتی ہے۔

چنانچہ تفسیر فتح البیان میں ہے:

''وأمهات الرضاعة مطلق مقيد بما ورد في السنة من كون الرضاعة في الحولين إلا في مثل قصة إرضاع سالم مولى أبي حذيفة، وظاهر القرآن أنه يثبت حكم الرضاع بما يصدق عليه مسمى الرضاع لغة وشرعا، ولكنه قد ورد تقييده بخمس رضعات في أحاديث صحيحة عن جماعة من الصحابة۔'' (فتح البیان، ۳/۷۰)

''رضاعی مائیں مقید ہیں جیسا کہ سنت میں وارد ہوا ہے کہ رضاعت دو سال (کی عمر) کے اندر ہونی چاہیے، سوائے ابو حذیفہ کے غلام سالم کی رضاعت کے واقعے کے مثل۔ قرآن کا ظاہر رضاعت کا حکم ثابت کرتا ہے اس چیز پر جس سے لغوی اور شرعی اعتبار سے دودھ پینے کا اطلاق ہو سکے۔ لیکن اس کی تقیید صحیح احادیث میں جو صحابہ کی ایک جماعت کے واسطے سے وارد ہوئی ہیں، پانچ بار دودھ پینا ہے۔''

اور بلوغ المرام میں ہے:

''وعنها قالت: كان فيما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن، ثم نسخن بخمس معلومات، فتوفي رسول الله ﷺ وهو فيما يقرأ من القرآن'' ورواه مسلم۔ (أي عن عائشة رضی اللہ عنها) [مولف]۔ (صحیح مسلم، رقم الحدیث: ۱۴۵۲)

''انھی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ قرآن میں دس معلوم رضعات نازل ہوئی تھیں (جن سے رضاعت ثابت ہوتی تھی) اور حرمت ثابت ہو جاتی تھی، پھر پانچ معلوم رضعات کے ذریعے (وہ دس رضعات) منسوخ ہو گئیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور قرآن میں وہی باقی رہی جو پڑھی جاتی ہے۔ اس کی روایت مسلم نے کی ہے۔''

اور سنن ابی داود میں ہے سالم رضی اللہ عنہ کے قصے میں:

''فقال رسول الله ﷺ: أرضعيه فأرضعته خمس رضعات، وكان بمنزلة ولدها من الرضاعة، فبذلك كانت عائشة رضی اللہ عنها تأمر بنات إخوتها وبنات أخواتها أن يرضعن من أحبت عائشة أن يراها، ويدخل عليها، وإن كان كبيرا، خمس رضعات ثم يدخل عليها۔'' (سنن أبی داود، رقم الحدیث: ۲۰۶۱)

''پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو دودھ پلاؤ، تو اس نے اس کو پانچ رضعات پلائیں اور وہ رضاعت کی بنا پر اس کے لڑکے کی منزلت میں ہو گیا۔ اس بنا پر عائشہ رضی اللہ عنہا اپنے بھائیوں اور بہنوں کی بیٹیوں کو حکم دیتی تھیں کہ وہ ان کو دودھ پانچ رضعات پلائیں جن کو عائشہ رضی اللہ عنہا دیکھنا پسند کرتی تھیں اور اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ وہ ان کے گھر میں داخل ہوں، اگرچہ وہ بڑے ہوں۔ پھر وہ ان کے یہاں داخل ہو سکتے تھے۔''

اور سبل السلام میں تحت میں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہے:

''والعمل بحديث الباب حيث لا عذر عنه، ولذلك اخترنا العمل به فيما سلف۔'' (سبل السلام ۳/۲۱۷)

''عمل اس باب کی حدیث پر ہے جس میں کوئی عذر نہیں ہے۔ اسی لیے ہم نے اس پر عمل کرنا اختیار کیا، جیسا کہ گزرا۔''

اور ''کشاف القناع'' معتبر کتاب فقہ حنبلیہ میں ہے:

''أن يرتضع خمس رضعات فصاعداً، وهو قول عائشة رضی اللہ عنها وابن مسعود وابن الزبیر وغیرهم لما روت۔ عائشة رضی اللہ عنها قالت: كان فيما نزل من القرآن عشر رضعات معلومات يحرمن، ثم نسخن بخمس رضعات معلومات،

فتوفی رسول اللہ ﷺ والأمر علی ذلک ، رواہ مسلم ، وروی مالک عن الزھري عن عروۃ عن عائشۃ عن سھلۃ بنت سھیل : أرضعی سالما خمس رضعات ۔'' انتھی قولہ (کشاف القناع ۵/۴۴۵)

''وہ پانچ چسکیاں یا اس سے زیادہ دودھ پیے ۔ یہ قول عائشہ رضی اللہ عنہا ، ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابن زبیر رضی اللہ عنہ وغیرہم کا ہے ، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے روایت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قرآن میں دس معلوم چسکیوں کی آیت نازل ہوئی تھی ، جن سے حرمت واقع ہوجاتی ہے ، پھر پانچ معلوم چسکیوں والی آیت کے ذریعے وہ آیت منسوخ کردی گئی ۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور معاملہ ویسے ہی رہا ۔ اس کی روایت مسلم نے کی ہے ۔ امام مالک نے زہری کے واسطے سے روایت کی ، زہری نے عروہ کے واسطے سے ، عروہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے ، عائشہ رضی اللہ عنہا نے سہلہ بنت سہیل کے واسطے سے کہ سالم کو پانچ چسکیاں دودھ پلاؤ ۔ ان کا قول ختم ہوا ۔''

یقول کاتب الحروف عفی عنہ : وقع فی الموطأ من نسخۃ المصمودی : ''أرضعیہ خمس رضعات فیحرم'' وفی مسند الشافعی رحمہ اللہ : (موطأ الإمام مالک ۲/۶۰۵)

''أخبرنا مالک عن ابن شھاب عن عروۃ بن الزبیر رضی اللہ عنھما أن النبی ﷺ أمر سھلۃ بنت سھیل أن ترضع سالما خمس رضعات فتحرم بھن ۔'' (مسند الشافعی ۱/۲۲۰)

''مصمودی کے نسخے کے موطا میں آیا ہے کہ اس کو پانچ چسکیاں دودھ پلاؤ تو حرمت ثابت ہوجائے گی ۔ شافعی کی مسند میں ہے : انھوں نے ہمیں بتایا ابن شہاب کے واسطے سے اور ابن شہاب نے عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے واسطے سے کہ نبی ﷺ نے سہلہ بنت سہیل کو حکم دیا کہ وہ سالم کو پانچ چسکیاں دودھ پلائیں تو وہ چسکیاں حرمت ثابت کردیں گی ۔''

اور فتح الباری میں ہے :

''وحدیث الخمس جاء من طرق صحیحۃ ۔'' (فتح الباري ۹/۱۴۷)

''پانچ والی حدیث صحیح سندوں سے ثابت ہے ۔''

اور ''روضۃ الندیۃ شرح الدرر البھیۃ'' میں ہے :

''باب الرضاع ۔ إنما یثبت حکمہ بخمس رضعات ، لحدیث عائشۃ عند مسلم وغیرہ ، أنھا قالت : کان فیما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ، ثم نسخن بخمس رضعات ، فتوفی رسول اللہ ﷺ وھن فیما یقرأ من القرآن ، وللحدیث طرق ثابتۃ فی الصحیح ، ولا یخالفہ حدیث عائشۃ أن النبی ﷺ قال : لا تحرم المصۃ ولا المصتان ۔ أخرجہ أحمد و مسلم وأھل السنن ، وکذلک حدیث أم الفضل عند مسلم وغیرہ أن النبی ﷺ قال : لا تحرم الرضعۃ ولا الرضعتان ، والمصۃ والمصتان ، وفی لفظ : لا تحرم الإملاجۃ ولا الإملاجتان ، وأخرج نحوہ أحمد والنسائی والترمذي من حدیث عبداللہ بن الزبیر ۔ لأن غایۃ ما فی ھذہ الأحادیث أن المصۃ والمصتین والرضعۃ والرضعتین والإملاجۃ والإملاجتین لا یحرمن ، وھذا ھو معنی الأحادیث منطوقا ، وھو لا یخالف حدیث الخمس الرضعات لأنھا تدل علی أن ما دون الخمس لا یحرم ، وأما معنی ھذہ الأحادیث مفھوماً وھو أنہ یحرم ما زاد علی الرضعۃ والرضعتین فمدفوع بحدیث الخمس ، وھی مشتملۃ علی زیادۃ فوجب قبولھا ، والعمل بھا ، ولا سیما عند قول من یقول : إن بناء الفعل علی المنکر یفید التخصیص ۔'' (الروضۃ الندیۃ ۲/۸۴)

''رضاعت کا بیان ۔ اس کا حکم پانچ چسکیوں سے ثابت ہوتا ہے ، عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی بنیاد پر جس کی روایت مسلم وغیرہ نے کی ہے ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہے کہ قرآن میں دس معلوم چسکیوں والی آیت نازل کی گئی تھی ، جن سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے ، پھر پانچ چسکیوں والی آیت نازل ہوئی ، پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور (وہ پانچ چسکیوں والی آیت قرآن میں باقی رہ گئی) جس کی قرآن میں تلاوت کی جاتی ہے ۔ صحیح میں حدیث کے متعدد طرق ثابت ہیں اور ان کی مخالفت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ حدیث نہیں کرتی ہے جس میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک چسکی اور دو چسکی سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔ اس کی تخریج احمد ، مسلم اور اہل سنن نے کی ہے ۔ اسی طرح ام فضل کی حدیث مسلم وغیرہ کے نزدیک کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ایک کلا یا دو کلا اور ایک چسکی اور دو چسکی سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔ ایک لفظ ہے کہ املاجہ اور دو املاجہ سے بھی حرمت ثابت نہیں ہوتی ۔ اور اسی طرح کی تخریج احمد ، نسائی ، ترمذی نے عبداللہ بن زبیر کی حدیث سے کی ہے ۔ کیونکہ ان تمام احادیث کا مقصود ، ایک چسکی ، دو چسکی ایک کلہ دو کلہ ، ایک املاجہ اور دو املاجہ حرمت ثابت نہیں کرتیں ۔ ان احادیث کا منطقی معنی یہی ہے اور یہ احادیث پانچ رضعات والی حدیث کی مخالفت نہیں کرتیں ، کیونکہ اس سے یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ پانچ سے کم میں حرمت ثابت نہیں ہوتی اور ان احادیث کا مفہوم کے اعتبار سے معنی یہ ہے کہ ایک یا دو کلے سے زیادہ رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے ۔ پانچ والی حدیث محکم ہے اور یہ زیادہ پر مشتمل ہے ۔ اس لیے اس کا قبول کرنا اور اس پر عمل کرنا واجب ہے ۔ خاص طور سے اس قول کی بنا پر کہ تنکیر پر فعل کی بنیاد تخصیص کا فائدہ دیتی ہے ۔''

اور صحیح مسلم کی حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کے تحت میں ''مسک الختام'' میں ہے :

''ودر نیل الاوطار نیز ترجیح مفاد حدیث باب کردہ ، وازایراد مخالفین اجوبہ شافیہ گفتہ ، ومحرر سطور تمام ایں بحث در رسالہ ''إفادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ'' نوشتہ ۔'' فلیراجع ۔ (مسک الختام ۱/۲۵۸)

''نیل الاوطار میں ترجیح معنی حدیث ایک باب میں ذکر کی ہے اور مخالفین کے اعتراضات کا شافی جواب دیا ہے ۔ اور راقم سطور نے بھی ان ساری بحثوں کو ایک رسالہ ''إفادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ'' میں تحریر کیا ہے ۔ پس اس کا مراجعہ کریں ۔''

اس مقام پر بعض بعض اشخاص کا اعتراض بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بالا پر اس طرح ہے کہ اس میں اس قسم کے الفاظ ہیں :

''فیما أنزل من القرآن عشر رضعات معلومات یحرمن ، ثم نسخن بخمس معلومات فتوفی رسول اللہ ﷺ وھو فیما یقرأ ۔''

''قرآن میں دس معلوم رضعات (والی آیت) نازل کی گئی تھی ، جن سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے ، پھر وہ دس رضعات منسوخ کردی گئیں پانچ معلوم (رضعات) سے ۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے اور وہ علی حالہ باقی رہا جیسا کہ پڑھا جاتا ہے ۔''

حالانکہ قرآن مجید میں اس قسم کے الفاظ نہیں پائے جاتے ہیں ۔ سو جواب اس اعتراض کا یہ ہے :

''والنسخ ثلاثۃ أنواع : أحدھا ما نسخ حکمہ وتلاوتہ ، والثانی ما نسخت تلاوتہ دون حکمہ ، کخمس رضعات ، وکالشیخ والشیخۃ إذا زنیا فارجموھما ... الخ'' ھکذا فی شرح صحیح مسلم للنواوي رحمہ اللہ ، وعون المعبود شرح سنن أبی داود للعلامۃ الفھامۃ شیخنا

عظیم آبادي دام فیضہ۔‘‘ (شرح صحیح مسلم، رقم الحدیث ۱۰۲۹، عون المعبود ۶/ ۴۷)

’’نسخ کی تین قسمیں ہیں، ایک یہ ہے کہ اس کا حکم اور تلاوت منسوخ ہوگئے اور دوسرا جس کی تلاوت منسوخ ہوگئی اور حکم باقی رہا جیسے خمس رضعات یعنی پانچ رضعات، اور جیسے ’’الشیخ والشیخۃ إذا زنیا فارجموھما‘‘ یعنی بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کریں تو دونوں کو رجم کردو۔ ایسا ہی نووی کی صحیح مسلم کی شرح میں ہے اور سنن ابوداود کی شرح عون المعبود میں ہے جو علامہ فہامہ شیخنا عظیم آبادی دام فیضہ کی تصنیف ہے۔‘‘

وفی سبل السلام شرح بلوغ المرام: ’’وھذا من نسخ التلاوۃ دون الحکم الخ‘‘ (سبل السلام ۳/ ۲۱۶)

’’اور ’’بلوغ المرام‘‘ کی شرح ’’سبل السلام‘‘ میں ہے: یہ تلاوت کا نسخ ہے نہ کہ حکم کا۔ الخ‘‘

وفی الروضۃ الندیۃ شرح الدرر البھیۃ للعلامۃ البوفالی المرحوم: ’’ویجوز بقاء الحکم مع نسخ التلاوۃ کالرجم فی الزنا، حکمہ باق مع ارتفاع التلاوۃ فی القرآن‘‘ (الروضۃ الندیۃ ۲/ ۸۵)

’’(الروضۃ الندیۃ) میں ہے: تلاوت کے نسخ کے باوجود حکم کا باقی رہنا جائز ہے، جیسے زنا کے سلسلے میں آیت رجم، جس کا حکم تو باقی ہے، لیکن قرآن میں اس کی تلاوت مرتفع ہوگئی ہے۔‘‘

وفی زاد المعاد للعلامۃ ابن القیم: ’’وغایۃ الأمر أنہ قرآن نسخ لفظہ، وبقی حکمہ فیکون لہ حکم قولہ: ’’الشیخ والشیخۃ إذا زنیا فارجموھما‘‘ مما اکتفی بنقلہ آحاد، وحکمہ ثابت، وھذا مما لا جواب عنہ۔‘‘ (زاد المعاد ۵/ ۵۷۴)

’’علامہ ابن القیم کی ’’زاد المعاد‘‘ میں ہے کہ غایت الامر یہ ہے کہ وہ قرآن ہی کا حصہ ہے، جس کا لفظ تو منسوخ ہے لیکن حکم باقی ہے۔ جیسا کہ یہ قول ہے کہ بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت جب زنا کا ارتکاب کریں تو ان دونوں کو سنگسار کردو۔ اس سلسلے میں خبر آحاد پر اکتفا کیا جائے گا اور اس کا حکم ثابت ہے اور یہ وہ حکم ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔‘‘

وفی حصول المأمول من علم الأصول للعلامۃ البوفالی المرحوم: ’’الرابع: ما نسخ حکمہ ورسمہ، ونسخ رسم الناسخ، وبقی حکمہ، کما ثبت فی الصحیح عن عائشۃ رضی اللہ عنھا أنھا قالت: کان فیما أنزل عشر رضعات متتابعات یحرمن فنسخ بخمس رضعات فتوفی رسول اللہ ﷺ وھن فیما یتلی من القرآن، قال البیھقی: فالعشر مما نسخ رسمہ، وحکمہ، والخمس نسخ رسمہ، وبقی حکمہ بدلیل أن الصحابۃ حین جمعوا القرآن لم یثبتوھا رسما، وحکمھا باق عندھم‘‘ الخ (حصول المأمول من علم الأصول، ص: ۱۲۶)

’’علامہ بھوپالی مرحوم کی ’’حصول المأمول من علم الأصول‘‘ میں ہے: چوتھی قسم وہ ہے جس کا حکم اور رسم منسوخ ہو اور ناسخ کے رسوم منسوخ ہوں اور اس کا حکم باقی ہو، جیسا کہ صحیح حدیث میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے ثابت ہے کہ انھوں نے کہا کہ (قرآن میں یہ آیت) بھی نازل ہوئی تھی کہ پے در پے دس رضعات یعنی دودھ کی چسکیوں سے حرمت ثابت ہو جائے گی، تو یہ حکم خمس رضعات یعنی پانچ چسکیوں سے منسوخ ہوگیا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی اور یہ وہی ہے جس کی تلاوت قرآن میں کی جاتی تھی۔ بیہقی نے کہا: دس (چسکیاں) جن کا رسم اور حکم منسوخ ہیں اور پانچ (چسکیاں) جن کا رسم تو منسوخ ہے لیکن حکم باقی ہے، اس دلیل کی بنا پر کہ صحابہ نے جب قرآن جمع کیا تو اس کا اندراج رسماً یعنی خط میں نہیں کیا اور اس کا حکم ان کے نزدیک باقی رہا۔ الخ‘‘

خلاصہ ان سب عبارتوں کا یہ ہے کہ شرعاً رضاعت نہیں ثابت ہوتی ہے بدون خمس رضعات معلومہ کے۔ اب جاننا چاہیے رضعات جمع رضعہ کی ہے اور محدث لوگ رضعہ سے کون سے معنی مراد لیتے ہیں؟ ’’روضۃ الندیۃ‘‘ میں ہے:

’’والرضعۃ ھی أن یأخذ الصبی الثدي فیمتص منہ، ثم یستمر علی ذلک حتی یترکہ باختیارہ لغیر عارض۔‘‘ (الروضۃ الندیۃ ۲/ ۸۵)

’’ایک رضعہ یہ ہے کہ بچہ چھاتی کو پکڑے اور اس میں سے چوسے، پھر وہ چوستا رہے، یہاں تک کہ اپنی مرضی سے بغیر ہٹائے چوسنا چھوڑ دے۔‘‘

اور ’’نیل الأوطار‘‘ میں ہے:

’’قولہ: الرضعۃ۔ ھی المرۃ من الرضاع، کضربۃ وجلسۃ وأکلۃ، فمتی التقم الصبی الثدي فامتص ثم ترکہ باختیار لغیر عارض کان ذلک رضعۃ‘‘ (نیل الأوطار ۷/ ۶۹)

’’جب بچہ چھاتی سے چمٹ گیا اور چوس لیا، پھر اس سے اپنی مرضی سے بغیر عارض کے الگ ہوگیا تو یہ ایک رضعہ ہوا۔‘‘

اور ’’کشاف القناع‘‘ میں ہے:

’’لأن الشرع ورد بھا مطلقاً، ولم یحدھا بزمن ولا مقدار، فدل علی أنہ ردھم إلی العرف، فإذا ارتضع، ثم قطع باختیارہ أو قطع علیہ فھی رضعۃ‘‘ (وأیضاً فیہ) و ’’إن حلب فی إناء خمس حلبات فی خمسۃ أوقات، ثم سقی للطفل دفعۃ واحدۃ کانت الرضعۃ واحدۃ اعتباراً لشربہ لہ فإن سقاہ جرعۃ بعد أخری متتابعۃ فرضعۃ فی ظاھر قول الخرقی لأن المعتبر فی الرضعۃ العرف، وھم لا یعدون ھذا رضعات‘‘ (کشاف القناع ۵/ ۴۴۶)

’’کیونکہ شرع اس بارے میں مطلق وارد ہوئی ہے۔ اس نے زمانہ اور مقدار کی تحدید نہیں کی ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نے یہ عرف عام پر چھوڑ دیا ہے، پس جب بچے نے دودھ پیا پھر اپنی مرضی سے یہ سلسلہ منقطع کردیا یا اس کو الگ کردیا گیا تو وہ ایک ’’رضعۃ‘‘ ہے۔ اگر کسی برتن میں پانچ اوقات میں پانچ بار دودھ دوہا گیا، پھر بچے کو ایک ہی دفعہ میں پلا دیا گیا تو یہ اس کے پینے کا اعتبار کرکے ایک رضعۃ ہے اور اگر اس کو گھونٹ گھونٹ کرکے یکے بعد دیگرے پلایا تو خرقی کے ظاہر قول کے مطابق اس کی ایک رضاعت ثابت ہوگی، کیونکہ رضاعت میں عرف معتبر ہے اور وہ لوگ اسے متعدد رضعات شمار نہیں کرتے۔‘‘

اور قریب قریب اسی کے ’’شرح المنتھی‘‘ فقہ حنبلیہ میں ہے۔ (شرح منتھی الإرادات ۳/ ۲۱۵)

وفی زاد المعاد لھدي خیر العباد للإمام ابن القیم رحمہ اللہ: ’’الرضعۃ فعلۃ من الرضاع، فھی مرۃ بلاشک کضربۃ وجلسۃ وأکلۃ، فمتی التقم الثدي فامتص منہ، ثم ترکہ باختیارہ من غیر عارض، کان ذلک رضعۃ، لأن الشرع ورد بذلک مطلقا فحمل علی العرف، والعرف ھذا، والقطع العارض لتنفس أو استراحۃ یسیرۃ أو لشيء یلھیہ، ثم یعود عن قریب لا یخرجہ عن کونہ رضعۃ واحدۃ، کما أن الآکل إذا قطع أکلتہ بذلک ثم عاد عن قریب لم یکن ذلک أکلتین بل واحدۃ۔ ھذا مذھب الشافعی رحمہ اللہ‘‘ (زاد المعاد ۵/ ۵۷۵)

''امام ابن قیم کی ''زاد المعاد لھدي خیر العباد'' میں ہے : بلاشک رضاعت دودھ پینے کا کام ایک بار کرنا ہے، جیسے ضربۃ (ایک مار) جلسۃ (ایک بار بیٹھنا) اکلۃ (ایک بار کھانا)، پس جب وہ بچہ چھاتی سے چمٹ گیا اور اس سے دودھ چوس لیا، پھر اس نے بغیر عارض کے اپنی مرضی سے چھوڑ دیا تو یہ ایک رضعہ ہے، کیونکہ شریعت اس بارے میں مطلق وارد ہوئی ہے اور اسے عرف پر محمول کیا ہے اور عرف یہی ہے۔ قطع عارض (یعنی کسی وجہ سے دودھ چوسنے کا سلسلہ منقطع کرنا) سانس لینا یا تھوڑا سستانا، آرام کرنا یا کسی ایسی چیز کے لیے ہٹنا جو اسے متوجہ کر لے، پھر فوراً ہی چھاتی کی طرف پلٹ پڑے تو یہ ایک ہی رضعہ ہوگا۔ جس طرح کہ کھانا کھاتے وقت کسی وجہ سے کھانا منقطع ہو جائے پھر فوراً ہی پلٹ کر کے کھانا شروع کر دے تو یہ دو بار کھانا نہیں ہوگا، بلکہ ایک ہی ہوگا۔ یہ شافعی کا مذہب ہے۔''

وأیضاً فیه : ''وأما مذھب الإمام فقال صاحب المغني : إذا قطع قطعا ںینا باختیارہ کان ذلک رضعة فإن عاد کان رضعة أخرى'' (زاد المعاد ۵/۵۷۶)

''نیز اسی میں ہے کہ رہا امام رحمہ اللہ کا مذہب تو صاحب المغنی نے کہا : جب اس نے واضح طور سے اپنے اختیار سے منقطع کر دیا تو یہ ایک رضعہ ہوا اور اگر وہ پھر لوٹ آیا تو یہ دوسرا رضعہ ہوا۔''

اور ''سبل السلام شرح بلوغ المرام'' میں ہے :

''فمتی التقم الصبي الثدي، وامتص منه، ثم ترک ذلک باختیارہ من غیر عارض، کان ذلک رضعة، والقطع العارض کتنفس واستراحة یسیرة ولشيء یلھیه، ثم یعود من قریب کان ذلک رضعة واحدة، وھذا مذھب الشافعي، وفي تحقیق الرضعة بواحدة وھو موافق للغة وإذا حصلت خمس رضعات علی ھذہ الصفة حرمت۔'' (سبل السلام ۳/۲۱۳)

''پس جب بچہ چھاتی سے چمٹ گیا اور اس سے اس نے چوس لیا، پھر چھوڑ دیا اپنی مرضی سے بغیر کسی عارض کے تو وہ ایک رضعہ ہے۔ قطع عارض جیسے سانس لینا، تھوڑا آرام کرنا اور لہو و لعب وغیرہ ہے، پھر وہ فوراً ہی واپس پلٹا، تو وہ ایک ہی رضعہ ہوگا۔ یہ شافعی کا مذہب ہے۔ رضعہ کے ایک ہونے کی تحقیق لغت کے موافق ہے۔ پس جب اسی طریقے سے پانچ رضعات ہو جائیں تو حرمت ثابت ہو جائے گی۔''

اور ''مسک الختام شرح بلوغ المرام'' میں ہے :

''حقیقت رضعۃ یک بار نوشیدن است مشتق از رضاع، ہمچو ضربۃ از ضرب وجلسۃ از جلس۔ پس چوں کودک پستان را در دہن گرفتہ و شیر میکدہ باختیار خود بے عارض بگذاشت ایں یک رضعہ باشد وقطع بعارض مثل تنفس یا استراحت یسیر یا غفلت بچیزے، وعود عنقریب خارج نمی کند او را از بودن رضعۃ واحدہ چنانکہ آکل اگر اکل را بایں چیزہا قطع کردہ باز خوردن گیرد ایں یک اکلہ باشد وایں مذہب شافعی رحمہ اللہ است در تحقیق رضعہ واحدہ۔ وایں موافق لغت است۔ وچوں پنج رضعہ بریں صفت حاصل شوند حرام گردانند رضیع را۔'' (مسک الختام ۱/۲۵۶)

''رضاعت کا ثبوت ایک بار پینے سے ہے۔ رضعہ رضاع سے نکلا ہے، جیسے ضربۃ ضرب سے اور جلسۃ جلس سے۔ اس کے بعد جیسا کہ شیر خوار بچہ پستان کو اپنی مرضی سے منہ میں لیا ہوا اور چوسا ہو، بغیر کوئی رکاوٹ چھوڑا ہو، یہ ایک رضعہ ہوتا ہے۔ آنے والے رکاوٹوں سے ہٹ کر، جیسے سانس لینا یا تھوڑا آرام کرنا یا کسی چیز سے مشغول ہونا۔ کچھ وقفے کے بعد دوبارہ پستان کو لینے سے ایک بار دودھ پینے کو نکالے، جیسا کھانے والا ان چیزوں سے وقفہ کر کے پھر کھائے تو ایک بار شمار ہوگا۔ ایک بار دودھ پینے کی تحقیق میں یہ امام شافعی کا مذہب ہے اور یہ لغت کے موافق ہے۔ اس قسم کا پانچ بار دودھ پینا ثابت ہو جائے تو دودھ پلائے ہوئے بچے کو یہ پانچ رضاعتیں حرام بنائیں گی۔''

خلاصہ ان عبارتوں کا یہ ہے کہ رضعت کے جو معنی محدث لوگ نے بیان کیے ہیں، اسی طرح سے جب تک پانچ دفعہ رضعات ثابت نہ ہوں گی، اس وقت تک زید کی ہندہ دودھ ماں نہ ہوگی اور نہ ہندہ کی لڑکی زید کے لیے حرام ہوگی بلکہ نکاح درست ہے۔

الراقم آثم محمد عین الدین غفر له الله المتین المٹیابرجی الکلکتاوي۔

الجواب صحیح والرأي نجیح۔

''یہ جواب صحیح ہے اور رائے درست ہے۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 249

محدث فتویٰ